REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۸ نبوت ۱۳۳۹ھ | ۸ نومبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۷ نومبر بوقت نو بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے اپنے مقدس امام ایدہ اللہ کے روح پرور پیغام پر والہانہ لبیک

ایک ہفتہ کے اندر اندر تاروں اور خطوط کے ذریعہ ایک لاکھ ۲۲ ہزار ۴ صد روپے کے وعدے موصول ہو چکے ہیں

انصار اللہ کے اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور پیغام پر جس طرح انفرادی لحاظ سے والہانہ لبیک کا منظر دیکھنے میں آیا تھا۔ ویسے ہی جب یہ اعلان دفتر کے سرکلرز اور اخبار الفضل کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ میں پہنچا تو جماعتی لحاظ سے بھی ایک ایمان افروز ردّ عمل مشاہدہ میں آ رہا ہے۔ اس سلسلہ میں روزانہ موصول ہونے والی ڈاک سے یوں معلوم ہوتا ہے۔ گویا احباب جماعت انفرادی اور جماعتی ہر لحاظ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے منتظر تھے کہ جونہی اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیوں کا اعلان ہو۔ وہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی سعی فرمائیں۔

جماعت کراچی کی طرف سے مکرم چوہدری احمد مختار صاحب اور جماعت سیالکوٹ کی طرف سے مکرم بابو قاسم الدین صاحب عین موقعہ پر ہی وعدے پیش کرنے میں سبقت کر چکے تھے۔ تاہم جماعت کراچی کے امیر مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب نے اس سلسلہ کو تاروں کے ذریعہ جاری رکھا ہے۔ اور مورخہ ۶ نومبر ۱۹۶۰ء تک اپنے وعدوں کو ۲۴ ہزار روپیہ تک پہنچا دیا ہے۔ اور مزید کے لئے ابھی کوشش جاری ہے۔ جماعت راولپنڈی کے قائد صاحب نے بھی تار کے ذریعہ ۷۵۰۰ روپے وعدہ کی اطلاع دی ہے اور لکھا ہے کوشش جاری ہے۔ جماعت کوئٹہ کے امیر مکرم شیخ محمد حنیف صاحب نے ۴۸ مخلصین کے اسماء گرامی معہ ان کے وعدہ جات بقدر ۳۷۲۴ روپیہ کے بذریعہ تار دفتر میں پہنچائے ہیں۔ اور مزید کے لئے وہ سرگرم عمل ہیں۔ جماعت لاہور کے سکرٹری تحریک جدید چوہدری محمد بھیجے صاحب بڑی تندہی سے قسط وار وعدے بھجوا رہے ہیں۔ اور تین قسطوں میں دو آٹھ ہزار روپیہ سے زائد کے وعدے بھجوا چکے ہیں۔ اور جملہ حلقہ جات کی تنظیمی مشینری کو وہ حرکت میں لا چکے ہیں فورٹ سنڈیمن سے مکرم حمید احمد صاحب کلیم نے ۷۵۰ روپے کے وعدے بذریعہ تار بھجوائے ہیں۔ سندھ کی بعض جماعتوں مثلاً سکھر روہڑی خرکا ریپور انور آباد۔ بشیر آباد مسن یاڈہ نے بھی سبقت کا ثواب حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ جماعت پشاور سے محترم جناب بابو شمس الدین صاحب نے تار کے ذریعہ ۳۶۰۰ روپے کے وعدے بھجوائے ہیں۔ اسی طرح جماعت ہائے گجرات و گوجرانوالہ نے اسی مسابقت کی روح کے ساتھ وعدے بھجوائے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کارکنوں کو جزائے خیر دے اور ان کی مساعی جمیلہ کو نوازے سلسلہ کے ایسے ہی ہمدرد اور مخلص کارکنوں کی بروقت بیداری کا ہی نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وعدے ایک ہفتہ کے اندر اندر ایک لاکھ بائیس ہزار ۴ صد روپیہ تک پہنچ گئے ہیں۔ اور یہ صورت حال گذشتہ سال کی نسبت قریباً ۵۰ ہزار روپیہ کے اضافہ کے ساتھ ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ہندوستان پر چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کا الزام

"بھارتی فوجوں نے سرحد پر اشتعال انگیز مسلح حملے کئے ہیں"

لنڈن ۷ نومبر۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے کل رات ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں جس کی فلم بی بی سی نے تیار کی ہے۔ ہندوستان سے چین کے سرحدی تنازعات پنج شیل کے مطابق ختم کرنے کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ ہندوستان نہ صرف چین کے بہت بڑے علاقہ پر قابض رہنا چاہتا ہے۔ بلکہ وہ ہمارے نئے علاقوں پر بھی دعوے کر رہا ہے۔ اس سے بھی زیادہ سنگین بات یہ ہے کہ ہندوستانی فوجوں نے سرحد پر اشتعال انگیز مسلح حملے کئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ چین کے خلاف ایک مہم شروع کی گئی ہے۔ اور اس سے ہندوستان کے اندر سیاسی فائدے اٹھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

"اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے"

گھانا کے جناب ابراہیم صاحب مانو کی تقریر

ربوہ — مورخہ ۴ نومبر ۱۹۶۰ء کو بعد نماز مغرب مسجد محلہ دار البرکات میں مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب صدر محلہ کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں گھانا کے مسٹر ابراہیم صاحب مانو نے جو اس وقت جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ "اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے" کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی جس کی اردو میں ترجمانی مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ گھانا نے کی۔ فاضل مقرر نے اسلام کا دوسرے مذاہب سے مقابلہ کرتے ہوئے بتایا کہ دوسرے کسی مذہب نے اپنے عالمگیر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا یہ خصوصیت اسلام کو ہی حاصل ہے۔ کہ اس نے تمام بنی نوع انسان کے لئے ہدایت ہونے کا دعویٰ کیا۔ تقریر سے سامعین بہت محظوظ ہوئے آخر میں صدر صاحب نے مقرر کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(نامہ نگار)

درخواست دعا

محترمہ والدہ صاحبہ استانی سکینۃ النساء دس روز میو ہسپتال میں زیر علاج رہیں۔ پھر یہ کیس لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا وہاں نو دن کے بعد ۵ نومبر کو ان کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الرحمن جنید ابن حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ)

اردو مباحثہ

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام ایک اردو مباحثہ بعنوان "قومی ترقی افراد کی ذہنی نظریات کی رہین منت ہے" مورخہ ۱۰ نومبر بروز جمعرات بوقت ۶½ بجے شام کالج ہال میں منعقد ہو رہا ہے جس میں ربوہ کے تمام تعلیمی ادارہ جات کے نامور مقررین حصہ لے رہے ہیں۔ شائقین حضرات سے وقت مقررہ پر پہنچنے کی درخواست ہے۔ (شیخ مامون احمد سکرٹری ٹی۔ آئی کالج یونین)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ رنومبر سنہ ۶۰ء

دین کے ارتقا کا ایک تاریخی پہلو

آنحضرت صلعم کی بعثت سے عین پہلے دو نبی اللہ ایسے ہوئے ہیں جن کے پیرو آج بھی دنیا میں نہایت کثرت سے پائے جاتے ہیں ایک نبی اللہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام ایشیا کے مغربی حصہ فلسطین میں مبعوث ہوئے اور ایسی قوم میں پیدا ہوئے جو شریعت کے ظاہری الفاظ پر آ کر رہ گئی تھی جو شریعت کے احکام کی ظاہری صورت کی تو سختی سے پابند تھی لیکن شریعت کی روح کو چھوڑ چکی تھی یہ یہودی قوم تھی۔ اگرچہ یہود کے علماء بڑی سختی سے شریعتی احکام کو بجا لاتے تھے۔ اور فقہی موشگافیوں پر جان دیتے تھے۔ مگر ان کی روحیں اندر سے کھوکھلی ہو چکی تھیں۔ ہر قسم کی برائی کو انہوں نے حیل کے جادو سے جائز کر رکھا تھا۔ سود خواری۔ شراب نوشی۔ رشوت ستانی زناکاری الغرض کوئی جرم نہیں تھا جس کو تقدس سے ملفوف کر کے قابل قبول نہیں بنایا گیا تھا۔

بعینہٖ یہی حالت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی بعثت سے تقریباً دو سو سال پہلے ہندوستان میں برہمنزم کی ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں حضرت گوتم بدھ علیہ السلام کو پیدا کیا۔ چونکہ یہود اور ہنود کی بیماریاں تقریباً ایک جیسی تھیں اس لئے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام اور حضرت گوتم بدھ علیہ السلام کی تعلیمات بھی تقریباً ایک جیسی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ دونوں کی تعلیموں میں فرق نہیں کر سکے اور کئی بدھوں نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بدھ ازم کے پیرو تھے۔ جو ہندوستان سے کچھ عرصہ کے لئے فلسطین میں چلے گئے تھے۔ حالانکہ حقیقت کچھ اور ہی ہے۔ یہ غلطی اس وجہ سے بھی راہ پا گئی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم کو اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے کشمیر اور سرحدی علاقہ میں آنا پڑا جہاں سے آپ نے ہندوستان کے شاید دیگر علاقوں کا بھی سفر کیا۔ دوسری وجہ تعلیمات کی یکسانی ہے دونوں نے باہمی انسانی محبت پر بڑا زور دیا ہے تاکہ مردہ روح جو خشک مذہبی احکام کی وجہ سے ناکارہ ہو چکی تھی از سر نو حیات حاصل کرے۔ پھر دونوں نے اپنی یکساں تعلیمات کی خصوصیت کی وجہ سے اپنی تعلیمات کو پھیلانے کے لئے ایک سا طریق اختیار کیا جس کے نتیجہ میں دونوں کے پیروؤں نے ایسے دائرے قائم کئے جو تارک دنیا لوگوں کی تربیت کرتے جہاں سے نکل کر وہ ملک ملک میں پھیل کر تبلیغ پھیلاتے جس طرح عیسائیوں نے پادری اور ننیں پیدا کیں اسی طرح بودھزم نے بھکشو عورت اور مرد پیدا کئے۔

دونوں کی تعلیمات شروع میں اپنی اپنی قوم کے لئے مخصوص تھیں لیکن جب ان کی قوم نے سنی ان سنی کر دی تو دونوں کے پیروؤں نے غیر اقوام کی طرف رجوع کیا اور غیر اقوام میں تعلیمات پھیلائیں۔ چنانچہ جس طرح آج فلسطین کے سوا باقی ممالک میں عیسائیت پھیلی ہوئی ہے اسی طرح بدھ ازم بھی ہندوستان کے سوا دوسرے ممالک میں پھیلا ہوا ہے۔ جس طرح عیسائیت نے مغرب کی طرف جا کر اپنی ہیئت میں تبدیلیاں کی ہیں اور بت پرست یورپ سے متاثر ہوئی ہے اسی طرح بدھ ازم مشرقی غیر ممالک میں پہنچ کر برمی۔ چینی اور جاپانی بت پرستی اور فلسفہ سے آلودہ ہوا ہے۔ عیسائیت نے مغرب میں پہنچ کر اگرچہ مغربی بت پرستی کے رسوم اختیار کر لئے لیکن اس نے بڑی حد تک اللہ تعالیٰ کا نام قائم رکھا۔ اور اگرچہ اس نے حضرت مسیح ابن مریم کو خدا یا ابن خدا بنایا لیکن تثلیث کا مسئلہ ایجاد کر کے اللہ تعالیٰ کے وجود کو بالکل مٹنے نہیں دیا۔ مگر بدھ ازم کا مقابلہ برہمنزم سے تھا۔ جو پہلے ہی سخت بت پرستی میں مبتلا تھا۔ اس لئے جب وہ غیر ممالک میں گیا تو صرف فلسفہ ہی رہ گیا! ور واحد خدا کا تصور نہایت مدہم ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ مذہب نرا عقلی نظریہ ہی بن کر رہ گیا۔

الغرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جہاں یہودیوں کی خشک شریعت پرستی کا جادو توڑا وہاں حضرت گوتم بدھ نے برہمنزم کی رسوم پرستی پر ضرب لگائی۔ دونوں نے ایک ہی ہتھیار "محبت" کا استعمال کیا جس کو دونوں کے پیروؤں نے شریعت سے کلی اخلاص کے لئے استعمال کیا اور آخر دونوں کے پیروؤں نے اس کو مبالغہ کر کے دوسری سرحد تک پہنچا دیا! ور شریعت سے بالکل بَرا ہو گئے! ور صرف روح پر زور دینے لگے۔

جس طرح جسم روح کے بغیر ناکارہ ہے اسی طرح روح جسم کے بغیر بھی اپنا جلوہ نہیں دکھا سکتی۔ بے شک پھل کا گودا مفید ہوتا ہے لیکن چھلکے کے بغیر پھل بھی نشوونما نہیں پا سکتا جب بدھ ازم اور عیسائیت نے نرا روح پر زور دینا شروع کیا اور شریعت کو جو بمنزلہ جسم کے ہے بالکل نظر انداز کر دیا تو اسکا نتیجہ اسکے پیروؤں کی بے راہ روی میں نکلا اور کلیسائی اور بھکشو نظام طرح طرح کے امراض میں گرفتار ہو گئے۔ اس طرح جو خالص پاکیزہ ماحول یہ مذاہب پیدا کرنا چاہتے تھے دنیا کو تیاگ کر برائیوں کا مرکز بن گئے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت گوتم بدھ علیہ السلام اپنی اپنی قوم کو سدھارنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ لیکن جب ان کی قوموں نے انکو قبول نہ کیا تو ان کے پیروؤں نے غیر قوموں کی طرف رخ کیا۔ ہمارا خیال ہے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہوا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ دنیا کو ایک کامل دین کے لئے تیار کرنا چاہتا تھا۔ جو روحانی زندگی کا معتدل لائحہ عمل پیش کرے۔ اور جو تمام دنیا کیلئے واحد دین بننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ جو اقوام کے امتیازی خصائص سے بلند ہو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چھ سو سال بعد اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مکہ جیسے شہر میں مبعوث فرمایا جو اس وقت کی معلومہ دنیا کے عین مرکز میں واقعہ ہے اور تینوں معلومہ براعظموں۔ یورپ۔ ایشیا اور افریقہ کے رہنے والوں پر اثر انداز ہو سکتا ہے اسلام نے جہاں ایمان پر زور دیا وہاں اعمال صالحہ کو ضروری قرار دیا۔ اور اعمال صالحہ کا معیار شریعت کی پابندی کو قرار دیا۔

الغرض اسلام نے دین کی روح اور جسم کو ایک وحدت قرار دیا۔ اور بتایا کہ ہر عمل میں اعتدال کی راہ ہی صحیح راستہ یعنی صراط مستقیم ہے۔ مغضوب علیہم اور ضالین دونوں سے پناہ مانگنے کی دعا سکھائی۔ اور مبالغہ کی دونوں حدوں کو چھوڑنے اور وسطی طریق اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ جہاں یہود صرف ظاہری شریعت پر زور دیتے تھے اور کہتے تھے کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت! اور عیسائی کہتے تھے کہ جو تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے اسکے آگے دوسرا گال بھی کر دو۔ وہاں اسلام نے یہ اصول دیا کہ اصل غرض بدلہ لینا نہیں ہے بلکہ اصلاح ہے۔ اگر بدلہ لینے سے اصلاح ہوتی ہو تو بدلہ لو ورنہ عفو کا طریق اختیار کرو۔

اسلام سے پہلے مذہب اور عقل میں ایک جنگ شروع تھی۔ مذہب بغیر عقلی دلائل کے اپنی فوقیت منانا چاہتا تھا۔ اور عقل کسی ایسی بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں تھی جو سمجھ میں نہ آئے اس طرح مذہب اور عقل کا تصادم چلا آتا تھا۔ اور اب بھی جہاں جہاں اسلام نہیں پہنچا۔ مذہب و عقل کو ایک دوسرے کا حریف خیال کیا جاتا ہے۔ اسلام نے اس تصادم کو ختم کر دیا ہے اور جہاں وہ ایمان پر زور دیتا ہے وہاں ایمان کو سمجھ سوچ کر اختیار کرنے کی بھی تلقین کرتا ہے اور قدم قدم پر عقل کو اپیل کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں جہاں ایمان بالغیب پر زور دیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے وجود کے ثبوت میں نہایت محکم عقلی اور علمی دلائل بھی پیش کئے ہیں۔ اسلام صرف یہ نہیں کہتا کہ غیب پر ایمان لاؤ بلکہ وہ غیب کی ایسی کیفیت بھی واضح کرتا ہے جو عقل سے سمجھی جا سکتی ہے۔ وہ جو حکم دیتا ہے ساتھ ہی اس کی عقلی دلیل بھی پیش کرتا ہے۔ پھر وہ صرف کسی برائی سے بچنے کا حکم ہی نہیں دیتا بلکہ اس برائی کے مبادیات پر بھی پابندیاں لگاتا ہے۔ مثلاً وہ صرف زنا کی سزا ہی مقرر نہیں کرتا بلکہ وہ آسان اور عقلی طریقے بھی بتاتا ہے جن کو پیش نظر رکھ کر انسان زنا سے بچ سکتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشتی نوح میں فرمایا ہے اسلام عیسائیت کی طرح صرف یہ نہیں کہتا کہ کسی عورت کو بری نظر سے نہ دیکھو بلکہ اسلام کہتا ہے کہ غیر محرم عورت پر اچھی یا بری نگاہ نہ ڈالو۔ اور غض بصر کو اختیار کرو تاکہ شیطان کے ہتھیار کند ہو جائیں اور وہ تم کو ورغلا نہ سکے۔

مذہب کی بنیاد ایمان بالغیب پر ہے چنانچہ اسلام کی کتاب قرآن کریم میں سب سے پہلے اسی کا ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ ہم نے کہا ہے اسلام غیب یعنی باری تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں بھی علمی اور عقلی دلائل پیش کرتا ہے اسطرح دین کی بنیاد انسانی فطرت کی چٹان پر قائم کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ بقول ایک مغربی تاریخ دان کے جو لوگ اسلام قبول کر لیتے ہیں ان میں حقیقی بت پرستی کبھی راہ نہیں پا سکتی۔ (باقی)

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست اعلان نکاح یا اعلان ولادت الفضل میں اشاعت کیلئے بھجواتے ہیں وہ ایسے اعلانات اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے بھجوایا کریں ورنہ وہ شائع نہیں ہو سکیں گے۔

(مینیجر الفضل)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب

بمقام ۸ یارک روڈ نئی دہلی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

ہم خدا تعالیٰ کی کنہ کا احاطہ نہیں کر سکتے

ایک ہندو دوست نے عرض کیا کہ خدا کیا چیز ہے؟

حضور نے فرمایا:۔

ہم خدا تعالیٰ کی کنہ کا احاطہ نہیں کر سکتے اگر ہم اس کی حقیقت اور کنہ کو معلوم کر لیں تو وہ خدا ہی نہیں رہتا۔ لیکن

سوال یہ ہے

کہ کیا محبت کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے محبوب کی پوری ماہیت کا علم حاصل کر لیں۔ کیا جو شخص اپنے بچے سے محبت کرتا ہے وہ اس کی ماہیت کو جان کر اس سے محبت کرتا ہے۔ کیا کبھی آپ نے سنا ہے کہ فلاں شخص نے چھری سے اپنے بچے کا اسلئے پیٹ پھاڑا کہ وہ معلوم کرے کہ اس کا دل اور پھیپھڑے کہاں ہیں۔ کیا بچے سے محبت کرنے کے لئے ان چیزوں کا علم ہونا ضروری ہے کہ دل اور جگر اور پھیپھڑے کہاں ہیں۔ اگر بچے سے محبت کرتے وقت انسان کو یہ تجسس پیدا نہیں ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ جو کہ

وراء الوریٰ ہستی

ہے اس سے محبت کرنے کے لئے یہ تجسس کیوں پیدا ہوتا ہے۔ اگر ہمیں کلی طور پر اللہ تعالیٰ کی ماہیت کا علم ہو جائے تو پھر ہم خود ہی کیوں نہ خدا بنانے لگ جائیں۔ کیونکہ دنیا میں ہم یہ عام قاعدہ دیکھتے ہیں۔ کہ جس چیز کی ماہیت اور حقیقت کا انسان کو علم ہو جاتا ہے وہ اسی قسم کی چیز بنا لیتا ہے جس دن لوگوں کو گھڑی کی ماہیت اور حقیقت کا علم ہو گیا اسی دن سے لوگوں نے گھڑیاں بنانی شروع کر دیں۔ کیونکہ انہوں نے اس کا پورے طور پر احاطہ کر لیا۔ پس اگر ہم سے کوئی پوچھے کہ خدا کیا ہے۔ تو ہمارے پاس اس کے سوا کیا جواب ہے کہ وہ ہمارا خالق ہے اور اس نے ہی تمام کائنات عالم کو پیدا کیا ہے وہ ہمارا رازق ہے۔ وہ سب چرند پرند کو رزق پہنچاتا ہے غرض ہم

اللہ تعالیٰ کی صفات

کا ذکر کریں گے۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خدا تعالیٰ کو اس کے سامنے کر دیں تو یہ ناممکن اور خلاف عقل بات ہے۔ خدا تعالیٰ کا وجود غیر مادی اور غیر مرئی ہے۔ ہماری مادی آنکھیں اسے نہیں دیکھ سکتیں۔ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کے لئے اس کی صفات پر غور کرنا چاہیئے۔ وہ اپنی صفات کے ذریعہ اس دنیا پر جلوہ گری کرتا ہے۔ پھر اس کو پہچاننے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ جو اوتار وہ اپنی پہچان کرانے کے لئے بھیجتا ہے۔ ان کی

کامل طور پر اتباع

کی جائے اور ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کی کوشش کی جائے۔ یہ ایک ایسا گر ہے جسے ہر قوم تسلیم کرتی ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ اب اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقربین میں سے ہو جائے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لے۔ تو اسے چاہیئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہو کر ان زندہ نشانات کو دیکھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوتے ہیں اور دیکھنے والے کے ایمان کو مضبوط کرتے ہیں۔ . . . .

. . . . . . اسی طرح اللہ تعالیٰ سے ملنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت خشوع اور خضوع سے دعا کرے کہ اے خدا میں تجھے ملنا چاہتا ہوں۔ لیکن مجھ پر تیری ملاقات کی راہیں بند ہیں۔ تو اپنے فضل سے میرے لئے ان رستوں کو کھول دے۔ اگر کوئی شخص سچے دل سے یہ دعا کرے گا۔ تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنا رستہ نہ دکھائے۔ لیکن

ضرورت اس بات کی ہے

کہ سنجیدگی کے ساتھ دعا کی جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

کہ جو لوگ ہماری ملاقات کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں اپنی ذات ہی کی قسم ہے کہ ہم ان کے لئے کئی رستے کھول دیتے ہیں

سورۂ فاتحہ سے بڑھ کر اور کوئی دعا نہیں ہے

ایک دوست نے عرض کیا کہ ایسے لوگوں کے لئے کوئی دعا بتا دیں جو وہ مانگتے رہا کریں۔

حضور نے فرمایا:۔

سورۂ فاتحہ

سے بڑھ کر اور کوئی دعا نہیں۔ درحقیقت یہی رستہ کامن ہو سکتا ہے جس پر سب متفق ہوں اور وہ رستہ صراط مستقیم ہے۔ کوئی شخص بھی ٹیڑھے راستے کو پسند نہیں کرتا۔ آٹھ دس سال کی بات ہے کہ انبالہ کے ایک سکھ دوست نے جو کہ گورنمنٹ کنٹریکٹر ہیں۔ اپنے ایک ہندو رشتے کو میرے پاس بھجوایا۔ اس نے ملاقات کے دوران میں مجھ سے ذکر کیا کہ مجھے فلاں سردار صاحب نے بھجوایا ہے سردار صاحب کروڑ پتی آدمی ہیں۔ اب ان کی یہ خواہش ہے کہ کسی طرح اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے تاکہ انجام اچھا ہو۔ میں نے کہا میرا مذہب اور ان کا مذہب اور پھر آپ کا مذہب اور۔ آپ کو کس طرح انہوں نے پوچھنے کے لئے بھجوایا ہے مجھے یہ تو ایک قسم کا لطیفہ معلوم ہوتا ہے۔ آپ ہندو ہیں وہ سکھ ہیں۔ اور جس کے پاس بھیجا ہے وہ مسلمان ہے انہوں نے کہا

اصل بات یہ ہے

کہ میں اور سردار صاحب بچپن سے دوست ہیں۔ ہم ایک جگہ ہی رہتے ہیں اور ہمارے خیالات بھی ایک ہیں اور میرا بھی یہی سوال ہے۔ انہوں نے

ماہنامہ ”انصار اللہ“ اور انصار

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ماہنامہ ”انصار اللہ“ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے۔ اس کا بنیادی مقصد تربیت نفس کا فریضہ ادا کرنے میں انصار کی مدد کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے اس مقصد کو سامنے رکھ کر اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اپنے رسولوں کے فرائض میں سے ایک فرض یہ بھی قرار دیتا ہے کہ یزکیھم۔ رسول لوگوں کے دلوں کو پاک اور صاف کرتے ہیں تاکہ ان پر انوار الٰہی نازل ہوں۔

پس اپنے نفس کی تربیت، اہل و عیال کی تربیت، ہمسایوں اور محلہ کی تربیت، اپنے شہر اور ملک کی تربیت، تمام بنی نوع انسان اور کل دنیا کی تربیت ایک اہم فرض ہے جو ہم پر عائد ہوتا ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر انصار کا ترجمان ”انصار اللہ“ کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ نہ صرف مجالس انصار اللہ بلکہ ہر رکن انصار اللہ اس کا خریدار بنے گا۔ اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا۔ وباللہ التوفیق

مرزا ناصر احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۲۵ اکتوبر ۱۹۶۰ء

مجھے آپ کے پاس بھجوایا ہے۔ میں نے کہا بہت اچھا میں آپ کو رستہ تو بتا دیتا ہوں لیکن آپ لوگ اس پر چل نہیں سکیں گے۔ اور خواہ آپ کو روشنی نظر بھی آگئی۔ لیکن پھر بھی آپ لوگ اُسے قبول کرنے کی جرأت نہیں کریں گے۔ وہ مجھے یقین دلانے کہ نہیں ایسا کبھی ہو سکتا ہے۔ اگر نور نظر آگیا تو ہم ضرور قبول کر لیں گے لیکن میں انکار کرتا۔ آخر میں نے انہیں سورہ فاتحہ سنا کر پھر اس کا ترجمہ انہیں بتایا۔ اور میں نے ان سے پوچھا کہ کوئی بات اس میں آپ کے مذہب کے خلاف تو نہیں۔ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے انہیں کہا۔ آپ اچھی طرح سمجھ لیں۔ کیا اس میں کوئی فقرہ ایسا ہے جس کے معنے یہ ہوں کہ اے خدا تو مجھے مسلمان بنا دے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا اچھا اب جاکر سردار صاحب کو یہ دعا بتا دینا اور ان سے کہنا کہ وہ خدا سے یہ وعدہ کر کے دعا کریں کہ اگر

انہیں نور نظر آگیا

تو وہ اس کو ضرور قبول کریں گے اور دنیا کے لوگوں سے ڈریں گے نہیں۔ لیکن مجھے امید نہیں کہ سردار صاحب اس بات کے لئے تیار ہوں وہ کہنے لگے۔ نہیں ہم ضرور قبول کریں گے۔ یہ کونسی بات ہے چنانچہ وہ ترجمہ وغیرہ سیکھ کر چلے گئے اور جاکر سردار صاحب کو بھی بتایا۔ اور سردار صاحب نے اسی طرح دعا شروع کر دی۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کا خط آیا کہ نور تو نظر آنے لگا ہے لیکن یہ کام بہت مشکل ہے ہم اس بوجھ کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ میں سورۃ فاتحہ سے بہتر اور کوئی دعا نہیں۔ بشرطیکہ انسان اس کو سوچ سمجھ کر پڑھے

ماملکت ایمانھم کی تشریح

ایک دوست نے سوال کیا کہ والذین ھم لفروجھم حافظون الا علےٰ ازواجھم او ماملکت ایمانھم میں اوما ملکت ایمانھم سے کیا مراد ہے اور کیا ان کی تعداد اتنی ہی ہے جتنی ازواج کی۔ حضور نے فرمایا ماملکت ایمانھم کی تعداد مقرر نہیں۔ لیکن وہ زیادہ ہو بھی نہیں سکتیں۔ کیونکہ اسلام نے غلام کو کتابت کا حق دیا ہے۔ جو عورت یہ سمجھے گی کہ اس کے بیٹے ہیں۔ ماں باپ ہیں۔ دوسرے رشتہ دار ہیں وہ ایسی حالت میں رہے گی کیوں۔ وہ اسی وقت اس حالت میں رہے گی جبکہ کوئی اس کا وارث نہ ہوگا اور وہ اس جگہ رہنے پر رضامند ہوگی۔ ورنہ وہ کتابت کے ذریعہ آزاد ہو جائے گی۔ اسلام نے یہ طریق اس لئے رکھا ہے کہ نکاح کی شرط لگا دی ہے

ایک بات جو سب سے زیادہ ضروری ہے وہ یہ ہے کہ عورت کا دل ہو جانا ہے۔ لیکن جس عورت کا دلی حربی ہے یعنی ہماری اس کے ساتھ لڑائی جاری ہے تو کیا وہ نکاح میں شریک ہوگا۔ اس لئے اسلام نے انہیں ماملکت ایمانھم میں شامل کر دیا ہے اور

یہ صورت سوائے مذہبی جنگوں کے پیدا ہی نہیں ہو سکتی

جب مذہبی جنگ لڑی جائے اور ایک مذہب کے لوگ دوسرے مذہب کے لوگوں کو مذہب چھوڑنے پر مجبور کریں تو اس صورت میں جو قیدی ہوں گے ان سے یہ سلوک کیا جائے گا۔ جنگ میں پکڑے جانے والے قیدیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اما منًّا بعدُ و اما فداءً۔ قیدیوں کے لئے دو اختیار ہیں۔ اول یہ کہ احسان کر کے چھوڑ دو۔ دوسرے یہ کہ اگر احسان کر کے نہیں چھوڑ سکتے تو تاوان لے کر چھوڑ دو۔ تیسری صورت یہ ہے کہ قیدی اپنے آپ کو چھڑالیں۔ اس کے لئے کتابت کا راستہ کھلا ہے۔ یعنی قیدی کہے کہ میں آزاد ہونا چاہتا ہوں۔ اس کے بدلے میں میں تمہیں اتنی رقم دے دوں گا۔ اس پر اس کو آزاد کرنا لازمی ہوگا سوائے اس کے کہ عدالت یہ فیصلہ کر دے کہ یہ مطالبہ کرنے والا پاگل ہے اور اس میں کمانے کی قابلیت نہیں۔ لیکن جس کے متعلق یہ بات نہ ہو اس کے لئے کتابت کا رستہ کھلا ہے۔ وہ جتنی رقم مقرر کرے گا وہ آہستہ آہستہ قسطوں کے ذریعہ ادا کر دیگا یہ کتابت کا حق مرد ہو یا عورت دونوں کے لئے مساوی ہے اور تاوان ہر ایک کی حیثیت کے مطابق مقرر کیا جائے گا۔ اگر ایک قیدی زیادہ کمانے کی اہلیت رکھتا ہے تو اس کے لئے زیادہ رقم مقرر کی جائے گی۔ اور اگر ایک قیدی تھوڑا کمانے کی اہلیت رکھتا ہے تو اس کے لئے تھوڑی رقم مقرر کی جائے گی اور

کتابت کا معاہدہ

ہو جانے سے اسے عملی آزادی مل جائے گی اور قانونی آزادی اسے اس وقت حاصل ہوگی جب وہ فدیہ ادا کر دے گا۔ جب اس قدر آسانیاں ہیں تو عورت فوراً عملی آزادی حاصل کر سکتی ہے۔ اور وہی عورت باقی رہ جائے گی جو یہ سمجھے گی کہ میرا کوئی ٹھکانا نہیں۔ میں یہیں رہ جاتی ہوں۔ اگر عورتوں کو لوگوں کی ملکیت میں نہ دیا جاتا اور وہ آزاد ہی رہتیں تو اس کے نتیجہ میں بدکاری پھیل جاتی اس لئے اسلام نے ان کو مختلف آدمیوں کی ملکیت میں رکھنا پسند کیا ہے تا کہ بدکاری نہ پھیلے۔

اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہنے میں مسابقت کی روح دکھانے والے

وعدہ جات تحریک جدید سال ۲۷ کی فہرست نمبر ۲

نمبر	نام	رقم	
۱	سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ (بشمول ۷/- بجانب عزیز شعیب احمد)	۱۳۴/-	
۲	صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	۲۰۰/-	(نقد ادا شد)
۳	صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ	۳۰۲/-	
۴	حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی	۲۷۰/-	(نقد ادا شد)
۵	مولوی عبدالرحمن صاحب انور مع اہل و عیال	۶۰/۱۰	
۶	سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ ناظر امور خارجہ	۱۱۵/-	
۷	بشارت احمد صاحب دھرم پورہ لاہور	۱۴/-	
۸	جماعت احمدیہ گجو چک ضلع گوجرانوالہ	۶۴/-	
۹	محمد طفیل صاحب جٹ خانقاہ ڈوگراں	۱۳/۸	
۱۰	جماعت احمدیہ پنڈی چری	۱۳۲/-	
۱۱	صوفی محمد اسحٰق صاحب سابق مبلغ لائبیریا	۲۰/۲	
۱۲	حکیم مولوی نظام الدین صاحب و جماعت سکیم کوٹ	۴۲۷/۱۱	
۱۳	جماعت احمدیہ دلاور چیمہ ضلع گوجرانوالہ	۷۸/-	
۱۴	منیر الزمان صاحب زرگا رام پور مشرقی پاکستان	۱۰/-	
۱۵	کیپٹن محمد سعید صاحب ڈھاکہ	۳۰۰/-	
۱۶	عبدالمجید خان صاحب قلات	۱۰۱/-	
۱۷	جماعت احمدیہ سکھر (سابق سندھ)	۲۲۱/۸	
۱۸	جماعت احمدیہ روہڑی 〃	۲۰۳/۴/-	
۱۹	جماعت احمدیہ شکار پور 〃	۱۷۵/-	
۲۰	جماعت احمدیہ انور آباد 〃	۲۷۸/-	
۲۱	جماعت احمدیہ حسن باڈہ	۱۰۰/-	
۲۲	ظفر علی صاحب اوورسیر سردار پور ملتان	۱۸۰/-	
۲۳	جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ سندھ	۱۳۸/-	
۲۴	جماعت احمدیہ میانی گھوگھیاٹ	۲۸۰/۴/-	

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

جلسہ سالانہ کے ٹکٹ سٹیج

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دوست ٹکٹ سٹیج حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست معہ جملہ کوائف و وجہ استحقاق اور تصدیق و سفارش امیر جماعت یا پریذیڈنٹ جماعت (جو بھی صورت ہو) پندرہ دسمبر تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ بعد میں آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

اس سلسلہ میں کوئی خط و کتابت نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی درخواست بھجوانے والوں کو کوئی اطلاع دی جاتی ہے۔ جلسہ پر آکر دوست دفتر سے پتہ کر سکتے ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور ذرہ نوازی سے مجھے پہلی پوتی مورخہ ۱۷/۱۰/۶۰ بروز دوشنبہ بوقت ساڑھے آٹھ بجے شام بمقام کراچی عطا فرمائی۔ الحمد للہ جو برخوردار شیخ لطف الرحمن صاحب بی اے کی دختر اور بھائی صاحب مکرم خلیفہ علیم الدین صاحب کی نواسی ہے۔

ازراہِ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے "نصیرہ" نام تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ کظیم الرحمن ہیڈ کلرک نظارت اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

کامیاب تبلیغی دورے تقاریر اور لٹریچر کی وسیع اشاعت

رپورٹ احمدیہ مسلم مشن ٹبورا مئی تا اگست سنہ ۶۰ء

(از مکرم محمد اسماعیل صاحب منیر بی۔اے بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

(۱)

ٹانگانیکا اپنی سیاسی آزادی کی منازل جلد جلد طے کر کے اب Responsible ایک ذمہ دار حکومت حاصل کر چکا ہے جو پہلی بار "ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین" کے پریذیڈنٹ Dr. J. K. Nyerere کی قیادت میں یکم اگست کو قائم ہو گئی ہے اور وہ وقت دور نہیں جب تاریک براعظم کہلانے والے کرہ ارض کا یہ ۸۰ لاکھ انسانوں پر مشتمل ملک مکمل آزادی کی فضا میں سانس لینے لگے۔ اور مسلمانوں کو جو اس ملک کی بہت بڑی اکثریت ہیں بفضل اللہ تعالیٰ ترقی کرنے کے مواقع میسر آئیں گے۔ ٹبورا مشن مغربی صوبہ میں واقع ہے۔ جس کے نو اضلاع سے نو افریقن نمائندے نئی مجلس قانون ساز میں گئے ہیں۔ ان میں سے ایک ہمارے احمدی بھائی شیخ امری عبیدی صاحب ہیں جو احمدیہ مسلم مشن دارالسلام کے انچارج ہیں اور گذشتہ جنوری میں انکو وہاں کی میونسپل کونسل نے Mayor بھی منتخب کیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ بلا مقابلہ کامیاب ہوئے اور ۱۸ر جولائی کو جب Kigoma ڈپٹی کمشنر نے ان کی کامیابی کا اعلان کیا تو خاکسار بھی تبلیغی دورہ کے دوران وہاں پہنچا ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد میں محو تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے۔ وہی علاقہ جہاں کے عوام اور خواص نے شیخ امری عبیدی صاحب کو احمدی ہونے کی وجہ سے نکال دیا تھا اور واپسی پر قتل کرنے کی دھمکیاں دے چکے تھے انہوں نے ہی اب آپکو بلا مقابلہ M.L.C بنا دیا ہے۔ اور جیسا کہ محترم شیخ صاحب اپنی متعدد تقاریر میں بتا چکے ہیں کہ ان کی قابلیت یورپ یا امریکہ کی کسی یونیورسٹی میں تعلیم پانے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف احمدیت کے مدرسہ سے قرآن مجید پڑھنے سے ہے۔ شیخ صاحب کے وطن مالوف Ujiji (ضلع Kigoma) میں ان کا قیام ۱۵ روز رہا اور سارے ضلع میں ان کو تقاریر کرنے کا موقع ملا۔ Ujiji میں مجھے بھی تین دن ان کے ساتھ قیام کا موقعہ ملا اہم حلقوں میں مختلف ذرائع سے تبلیغ کے مواقع ملتے رہے۔ بہت سے احباب نے دعوتوں پر بھی بہت سے اہالیان شہر کو اکٹھا کر کے تعارف کا موقع بہم پہنچایا Kigoma کی اہمیت اس لئے بھی بہت زیادہ ہے کہ اس جگہ سے کانگو۔ روڈیشیا کو جہاز جاتے ہیں۔ جو جھیل ٹانگانیکا سے گذر کر دوسرے ممالک کی سرحد میں پہنچ جاتے ہیں

تبلیغی دورے

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے ۱۳۱۴ میل کا سفر کر کے تقریباً ۳۰ مقامات کا دورہ کیا گویا نصف سے زیادہ وقت دوروں میں صرف کیا گیا۔ ان دوروں کے ذریعہ سے جہاں مسلمانوں کی سوشل تعلیمی اور مذہبی ترقی کے لئے کام کرنے کے مواقع ملے۔ وہاں عیسائی مشنوں کے مختلف حربوں سے واقفیت حاصل کی۔ تا کہ انکے جارحانہ حملوں کا موثر اور فوری تدارک کیا جا سکے۔ اکثر مقامات پر چرچوں اور مشن سکولوں میں پھر کر بعض اہم معلومات حاصل کیں۔ جو تبلیغ اسلام کے لئے بہت ہی ممد ثابت ہوں گی انشاء اللہ۔

دوران سفر میں ۱۳ سکولوں میں گیا یہاں چونکہ اکثر سکول آبادی سے کافی دور بنائے جاتے ہیں اس لئے بعض دفعہ ایک سکول میں آنے جانے میں ہی پیدل یا سائیکل پر ایک دن صرف کرنا پڑتا رہا۔ وہاں کے ہیڈ ماسٹرز اور اساتذہ کو اسلام اور احمدیہ مشن کے لٹریچر سے واقف کروانے کے بعد مسلمان طلبہ اور طالبات اور اساتذہ میں لیکچر کرنے کا موقع ملتا رہا۔ اس ذریعہ سے مسلمانوں کو اسلام کی خوبیوں اور برتری سے آگاہ کرنے کا موقع ملا۔ اور بتایا کہ اسلام کی الہامی کتاب قرآن مجید اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ مبارک ہمارے لئے ہر میدان میں رہنمائی کرتے ہیں۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اس زمانہ میں اسلام کی تکمیل اشاعت کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ نے دنیا بھر کو چیلنج دیا تھا کہ دنیا کی بھلائی کے لئے بہترین تعلیم صرف اور صرف قرآن مجید میں ہی ہے۔ مڈل اور سیکنڈری سکولوں کے علاوہ ٹیچر ٹریننگ سنٹر میں بھی دو بار گیا۔ طلبہ نے لیکچرز کے بعد سوال و جواب میں بہت دلچسپی لی۔ سب سکولوں میں اخبارات سواحیلی انگریزی اور عام لٹریچر لائبریریوں کے لئے دیا گیا۔ علاوہ ازیں تین اہم سکولوں میں قرآن مجید مع ترجمہ و تفسیر سواحیلی بھی دکھوائے گئے۔

مذکورہ بالا سب مقامات پر اخبارات اور کتب کی فروخت کے لئے ایجنسیاں قائم کی گئیں۔ اس کے نتیجہ میں لٹریچر کی اشاعت پہلے سے کہیں زیادہ ہو گئی ہے۔ ہر جگہ تعلیم یافتہ طبقہ تک لٹریچر پہنچ رہا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو ہزار شلنگ سے زائد کا لٹریچر فروخت ہوا۔ اللّٰھم زد فزد۔ اس علاقہ کے مشن کے زیر انتظام سواحیلی کے ۵۰۰ اخبارات کی سیل ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں مشن سے خود بھی اخبارات بذریعہ ڈاک ہر ماہ ۵۰ یا اس سے زیادہ بھجوائے جاتے ہیں۔

دوران سفر میں سٹیشن ماسٹرز۔ سرکاری آفیسران اور پولیس آفیسرز کے علاوہ مقامی تجار اور عوام کو بھی ملنے کے مواقع ملے۔ ایک اہم چیف کو قرآن مجید سواحیلی تحفہ دیا۔ جس کی قیمت ہمارے ایک احمدی بھائی میر ضیاء اللہ صاحب نے دی۔ باقی بہت سے آفیسرز نے قرآن مجید سواحیلی اور کتب خرید کیں۔ اور بعض اب اخبارات کے باقاعدہ خریدار ہیں۔ اور ان سفروں میں عیسائی پادریوں، مسلمان علماء اور اساتذہ سے دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔

ایک رات ایک مجمع میں ایک زنجباری شیخ اور ایک لوکل شیخ سے دو گھنٹے دلچسپ گفتگو ہوئی۔ دوسرے دن صبح مجھ سے پوچھنے لگے کہ کیا آپ کے مدرسہ میں ہماری تعلیم کا انتظام ہو سکتا ہے۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ رات کے دو بجے تک ہماری سوال و جواب کی محفل جاری رہتی۔ اور بالآخر افریقن لوگ اقرار کرتے کہ ہمیں اندھیرے میں رکھا گیا تھا۔

ٹبورا شہر میں سرگرمیاں

ٹبورا شہر میں ہمارا سب سے اہم کام سیکنڈری سکول۔ ریلوے سکول۔ جیلخانہ اور ریلوے سٹیشن پر جا کر لیکچر دینا اور لٹریچر تقسیم کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ حسب پروگرام سیکنڈری سکول میں ہفتہ میں دو بار تعلیمی کلاس کیلئے باقاعدہ جاتا رہا۔ جس میں عربی اسباق کے علاوہ دینی سوال و جواب کا موقعہ بھی میسر آتا رہا۔ عربی کتب مصر سے بھی منگوائی گئی ہیں جن کی وجہ سے طلبہ پہلے سے زیادہ دلچسپی لیتے رہے۔ ریلوے سکول میں نوجوان طبقہ آتا ہے جو چھ یا آٹھ ماہ ٹریننگ کے بعد چلا جاتا ہے۔ اس میں ہفتہ میں صرف ایک بار ہمارا پروگرام ہوتا ہے۔ اور "زندگی کے مختلف مسائل پر اسلامی راہنمائی" لیکچرز کا موضوع ہوتا ہے۔ طلبہ کو اسلامی کتب بھی مطالعہ کے لئے ہم پہنچائی جاتی ہیں۔ انگریزی اور سواحیلی اخبارات بھی تقسیم کرتا رہا۔ ریلوے سٹیشن پر شیخ خالد اور معلم محمود ہفتہ میں تین بار باقاعدگی سے جاتے رہے۔ مختلف خیال کے لوگوں کو ملنے کے علاوہ کتب و اخبارات فروخت کرنے کا بھی موقعہ ملتا ہے۔ خاکسار بھی وقتاً ملنے پر جاتا رہا اور ایشین یورپین مسافروں کے علاوہ افریقنوں کو بھی ملتا رہا۔

علاوہ ازیں مشن کے آفس میں اکثر زائرین آتے رہتے ہیں جن میں اساتذہ، طلبہ اور بیرونجات کے تجار بھی شامل تھے۔ اکثر لائبریری سے کتب لے جاتے رہے۔ اور بعض نے لٹریچر بھی خریدا۔ ایک دفعہ ۱۵ نوجوانوں کا گروپ آیا اور ان کے ساتھ ایک گھنٹہ تک مختلف شوشل اور سماجی برائیوں کے متعلق اسلامی تعلیم پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ ٹبورا شہر میں بھی ہمارا لٹریچر پہلے کی نسبت زیادہ خریدا جاتا ہے۔ ایک دو دکانداروں کو فروخت کے لئے باقاعدہ اخبار بھی دئے جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ نیک رہا۔

شیخ خالد اور معلم محمود کے ذریعہ سے شہر کے مختلف حلقوں میں ہماری تبلیغی پروگرام بنا کر عمل کرواتا رہا۔ اور موقعہ ملنے پر خود بھی ان کے ساتھ جا کر بعض لوگوں کے سوالات کا جواب دیتا رہا۔ (باقی)

کوئٹہ میں نظارت اصلاح وارشاد کے وفد کا ورود

اہم تربیتی اور اصلاحی امور کی سرانجام دہی۔ جلسے اور تقاریر

مورخہ ۲۱ کو اصلاح وارشاد کا وفد مرکز سے دورہ کے لئے کوئٹہ آیا۔ یہ وفد محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ قائم مقام ناظر اصلاح وارشاد۔ مکرم مولوی قمر الدین صاحب اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ پر مشتمل تھا۔ ایک ہفتہ یہاں قیام کیا۔

دوران قیام اس وفد نے مختلف اجلاسوں کے علاوہ بہت سے اصلاحی اور تربیتی امور بھی سرانجام دیئے۔ سب سے پہلے اجلاس حلقہ مسجد جماعت کوئٹہ کا ۲۲ کو مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم جناب چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد جناب مولوی قمر الدین صاحب نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں حاضرین مجلس کو تلقین فرمائی کہ وہ روحانی مدارج کو حاصل کرنے کے لئے پیہم کوشاں رہیں۔ اور اپنے کردار اعمال اور نیک نمونہ سے دوسروں پر ظاہر کر دیں کہ احمدیت کے طفیل آج بھی مسلمان اسلام کے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر اعلیٰ روحانی مدارج حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ نے احباب جماعت کو دعاؤں میں لگے رہنے کی نصیحت فرمائی اور بتایا کہ دعا کے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فضل کو جذب نہیں کر سکتے۔

دوسری تقریر مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے ماموریں کی بعثت کی غرض کو واضح کیا۔

آپ کے بعد محترم صدر صاحب نے ایک پُر جوش صدارتی تقریر فرمائی۔ آپ نے احباب جماعت کو بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ بیرونی ممالک میں اسلام کو بہت مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ اور وہ لوگ جو اسلام کو قبول کر رہے ہیں وہ اپنے کردار اور اعمال کے لحاظ سے ترقی کر رہے ہیں۔

محترم صدر صاحب نے چند نو مسلم احباب کے ایمان افروز واقعات بیان کر کے فرمایا کہ وہ لوگ جو مرکز سے ہزاروں میل دور رہتے ہیں اور ان میں سے اکثر نے حضرت مسیح پاکؑ اور آپؑ کے خلفاء کو دیکھا بھی نہیں اگر وہ لوگ چند کتابیں پڑھ کر ایمان اور اخلاص اور اخلاق کے بلند مرتبہ کو حاصل کر سکتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہم جو مرکز کے قریب رہتے ہیں اس مقام کو حاصل نہ کر سکیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم مسیح پاک علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کی کتب اور سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرتے رہیں۔

آخر میں محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے شکریہ ادا کیا اور احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ ہر سہ بزرگان کی بیان فرمودہ قیمتی نصائح پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگی کو بہتر بنائیں۔ اسکے بعد دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔

اس اجلاس کے علاوہ باقی تمام حلقہ جات میں بھی جماعت کے تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔ جن میں احباب کثرت سے شریک ہوتے رہے۔ اور وفد کے ارکان کی قیمتی نصائح سے مستفید ہوتے رہے۔ ان اجلاسوں میں وفد نے جماعت کے افراد کی دینی معلومات کا جائزہ بھی لیا اور ان کی دینی معلومات کو بڑھانے کی تلقین بھی فرمائی۔

وفد کا یہ دورہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ بہت سے اصلاحی اور تربیتی امور سرانجام دیئے گئے۔ جن کے لئے ہم نظارت اصلاح وارشاد کے تہ دل سے شکر گذار ہیں۔

خاکسار محمد عیسےٰ خان
سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ کوئٹہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک ارشاد

فرضیت زکوٰۃ کے متعلق کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ ادائیگی زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تقریباً جہاں بھی نماز کا حکم فرمایا ہے وہاں اس کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کی بھی تاکید فرمائی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو اس فریضہ کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔ فرمایا ان اللّٰہ قد افترض علیھم صدقۃً فی اموالھم توخذ من اغنیاءھم وتُرَدُّ علیٰ فقراءھم (بخاری) یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے مالوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے امراء سے لے کر غرباء کو دی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو خدمت اسلام کے لئے مالی قربانی کرنے کی خاص توفیق اور بے نظیر وسعت قلبی عطا فرمائی ہے۔ پس احباب جماعت جہاں دوسری مالی قربانیاں کرنے میں ایک دوسرے سے بیش از بیش رہتے ہیں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد کو بھی ہمیشہ مدنظر رکھیں ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھانے اور انکو پاکیزہ کرنے کا موجب ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

"مسلم نوجوانوں کے متعلق بعض قرآنی احکام"

تعلیم الاسلام کالج کی مجلس ارشاد کے زیر اہتمام ایک لیکچر

مورخہ ۳ نومبر کو تعلیم الاسلام کالج کی مجلس ارشاد کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے انجام دیئے۔ مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے ایک مقالہ بعنوان "مسلم نوجوانوں کے متعلق بعض قرآنی احکام" پڑھا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی بالکل ابتداء میں ہی اسے ھدًی للمتقین قرار دیا ہے۔ گویا سارا قرآن ہی ذریں ہدایات کا مجموعہ ہے۔ آپ نے چند ایک کا تفصیل سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تین باتیں نہایت اہم ہیں (ا) قرآن کا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا (ب) نماز با جماعت کو عمدگی سے ادا کرنا (ج) یہ دونوں امور تبھی ہو سکتے ہیں جبکہ انسان گمراہ کرنے والے دوستوں کو چھوڑ دے۔

اللہ تعالیٰ کے تعلق کے بعد والدین کے حقوق کا آپ نے تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ والدین اولاد کی مجازی ربوبیت کرتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے بعد والدین کا ہم پر بہت بڑا حق ہے۔

آپ نے ان احکام پر جو نظام سے تعلق رکھتے ہیں سیر حاصل بحث کی اور بتایا کہ انشراح صدر اور دل کی رضامندی کے جذبات کے ساتھ ان احکام کی اطاعت بجا لانی چاہیئے۔

اخلاق سے تعلق رکھنے والے امور پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ موجودہ فواحش کے سیلاب سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ان احکام پر سختی سے کاربند ہوں جو غضِ بصر کے سلسلہ میں دیئے گئے ہیں۔

آپ نے بتایا کہ وہ امور جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل کر دیتے ہیں یا اذہان میں ناپاک خیالات اور جذبات کو ابھار کر اسے خدا سے دور اور شیطان کے قریب کر دیتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑی لعنت سینما ہے۔

تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ اور پھر مجلس برخواست کی گئی۔

(کلیم اللہ خان سیکرٹری مجلس ارشاد۔ ربوہ)

خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ۱۵۰/ روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۸۰۔ مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد۔ ربوہ ۱۵۰/-
۲۸۱۔ مکرم سید سہیل احمد صاحب لاہور (مزید) ۱۵۰/-
۲۸۲۔ مکرم شیخ نور احمد صاحب چرم فروش اوکاڑہ ضلع منٹگمری ۱۵۰/-
۲۸۳۔ مکرم بابو خواص خانصاحب رضا میڈیکل سٹور پشاور ۱۵۰/-
۲۸۴۔ مکرم مولوی عبدالغفور صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوہاٹ ۱۵۰/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

ذیل میں ان مخلصین کے اسمائے گرامی پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۱۱۰۔ حضرت نواب سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ منجانب والدہ صاحبہ حضرت ام المومنین علیہا السلام ۱۵۰/-
۱۱۱۔ مکرم شیخ لطف المنان صاحب راولپنڈی منجانب دادا مرحوم منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ ۱۵۰/-
۱۱۲۔ مکرم مرزا غلام حیدر صاحب صدر نوشہرہ منجانب مرزا غلام رسول صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ۱۵۰/-
۱۱۳۔ مکرم عبدالرحیم صاحب مدہوش کراچی منجانب خسر مرحوم مولوی شمس الدین صاحب قریشی بھاگلپوری ۱۵۰/-

زمین ـــــ اور ـــــ اس کا علاج

ہماری یہ شاداب اور سنہری ارضِ پاک جو زمردیں مخمل کی پوشاک اور روپہلے دریاؤں اور سیمیں ندیوں کے ہار پہنے ہوئے ہے۔ قرن ہا قرن سے دور افتادہ قوموں کے لئے کشش کا موجب بنی رہی وہ دور دراز خطوں سے کھنچی ہوئی چلی آئیں۔ یہاں انہیں زندگی کی تمام ضروریات بفراغت میسر ہوتیں۔ اس سرزمین کا زرنگار دامن دولت برساتا اور اپنے مکینوں کو خوشحال اور مالامال کرتا ـــــ اور اسی طرح صدیاں گزرتی گئیں۔ کئی تہذیبیں اس کے بطن سے معرضِ وجود میں آئیں اور کئی اس کے پہلو میں مدفون ہو گئیں وقت کی رفتار کے ساتھ کئی طبعی اور جغرافیائی تغیر و تبدل رونما ہوئے دریاؤں نے اپنے رُخ بدل بدل کر شاداب زمینوں کو زیرِ آب لے لیا اور اپنے ریتیلے طاس خالی کر دیئے۔ کہیں ہموار زمین میں کٹاؤ پڑ کر سطح زیر و زبر ہو گئی۔ کہیں شور کی مردنی چھا گئی ـــــ اور کوئی پہچان نہ سکتا تھا کہ یہ بے رونق اور پھوئیں پڑی ہوئی زمین وہی ہے۔ جس کا دامن کبھی دامنِ دولت تھا۔ جس کے دسترخوان سے لاکھوں سیر و سیراب ہوتے تھے۔ لیکن اب وہ آب زدگی اور شور کے مہلک عوارض کا شکار ہو چکی ہے۔

جن علاقوں کو علاج آپ بے برگ و گیاہ ریگزاروں کی صورت میں دیکھتے ہیں وہ کوئی روزِ تخلیق سے ہی ریگزار نہیں بنائے گئے تھے۔ بلکہ کچھ عرصہ پیشتر وہ بھی شاداب اور زرخیز علاقے تھے۔ ان کے سینہ پر بھی برگ و بار سے لدے ہوئے گنجان درخت جھومتے تو ان کی سطح پر بھی حدِ نظر تک مخملی چراگاہیں اور قلموں پھول دعوتِ نظارہ پیش کیا کرتے تھے مگر امتدادِ زمانہ سے رفتہ رفتہ زمین کی زرخیزی اور شادابی ختم ہو گئی ـــــ تمازتِ آفتاب نے اس کے سینہ سے زندگی کا رس چوس چوس کر ختم کر ڈالا۔ وہ خشک اور مردہ سی ہو کر رہ گئی اور اس کے سوختہ سینے سے پھولوں کی جگہ خارِ مغیلاں کی نوکیں ابھرنے لگیں۔

اس مہلک ارضی عارضہ کا ایسا بھیانک انجام دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور انسان خیال کرتا ہے کہ جس ملک کی بھاری اکثریت کا پیشہ زراعت و فلاحت ہے اس ملک کی زراعتی زمین اگر مردہ اور بنجر ہو گئی تو لوگ کیا کریں گے؟

ماہرین ارضیات نے اندازہ کیا ہے کہ ہمارے مغربی پاکستان کے جن علاقوں میں یہ عارضہ رونما ہوا ہے اگر وہاں اسکے انسداد کی فوری مہمات شروع نہ کر دی گئیں تو نصف صدی کے اندر ہی اندر وہ علاقے بے برگ و گیاہ ریگستانوں میں بدل جائیں گے ـــــ آیئے ذرا مطالعہ کریں کہ یہ خوفناک عوارض کیا ہیں۔ اور ان کے ظہور کے اسباب کیا ہیں ـــــ؟

ہمارا مغربی پاکستان ایک زراعتی ملک ہے۔ جسے وسیع پیمانے پر پانی کے قدرتی ذرائع حاصل ہیں۔ جو علاقے پانی سے دور واقع ہیں گذشتہ ساٹھ برس سے ان علاقوں میں نہری پانی پہنچا کر نہروں کے ذریعہ آبیاری اور آبپاشی کے ذرائع بہم پہنچانے کا کام مسلسل جاری ہے۔ حتیٰ کہ اس وقت دو کروڑ تیس لاکھ ایکڑ زمین نہری پانی سے آبیاری پا کر کاشت کی جا رہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اب اسی نہری علاقہ کا بیشتر حصہ آب زدگی اور شور کے عوارض کا شکار ہوتا جا رہا ہے

زراعت اور فلاحت بھی ایک فن ہے جس میں مہارت کی شرطِ اولین یہ ہے کہ اس کے زیرِ عمل ہر دو قدرتی ذرائع یعنی اراضی اور پانی کی باہمی انتظامی صلاحیت بدرجہ اتم حاصل ہو ـــــ اراضی کا بہترین استعمال اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ زمین اور مٹی کی مختلف اقسام اُن کی صلاحیت اور زرخیزی کے متعلق علم ہو۔ اور پانی کا بہترین مصرف اسی وقت عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ جبکہ ہمیں اس امر کا کما حقہٗ علم ہو کہ کونسی قسم کی فصلیں کس موقع پر کتنا پانی چاہتی ہیں یا کیسی زمین پر کس طور پہ آبیاری کی جاتی ہے

نہری منصوبہ کے ابتدائی دور میں زمین اور مٹی کی اقسام کا علم بالکل محدود تھا اور اس زمانہ میں زیادہ زور اس امر پر دیا جاتا تھا کہ زیادہ سے زیادہ رقبہ کو کم سے کم پانی کی مقدار سے سیراب کیا جا سکے۔

اس وقت زراعت کے سلسلہ میں آبیاری کا مقصد دوگونہ ہے۔ ایک تو فصلوں کی آبپاشی اور دوسرا مٹی میں کیمیاتی توازن کو قائم رکھنا۔ ان دونوں ضروریات کے پیش نظر ہمارے ہاں آبپاشی کے موجودہ ذریعے بالکل ناکافی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ زمین رفتہ رفتہ شور کی نذر ہوتی جا رہی ہے اور زرعی پیداوار مسلسل کم ہوتی جا رہی ہے۔

ایک اور اہم فلاحی عنصر پانی کا نکاس ہے جو ہمارے ہاں کے نظامِ آبپاشی میں بالکل ناقص ہے بارش کا پانی اور نہری سیم کا پانی صحیح نہیں پاتا اور جوہڑوں کی صورت میں جا بجا جمع ہوتا رہتا ہے۔ پھر اونچی سطحوں کا پانی نشیبی علاقوں میں کھڑا رہتا ہے۔ اور کوئی ذریعہ نہیں کہ زمین کو اس فالتو کھڑے پانی سے فوراً صاف کیا جا سکے۔

نہری نظامِ آبپاشی کے ابتدائی دور میں زیرِ زمین پانی کی سطح نیچی تھی۔ زیرِ زمین حصوں میں کافی گنجائش تھی۔ بارش کا پانی اور نہری سیم کا پانی قدرتی نکاس کے ماتحت خود بخود زمین کے زیریں طبقوں میں جذب ہو جاتا تھا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا زمین دوز طبقات پانی سے پر ہوتے گئے اور پانی سطحِ زمین کے قریب آتا گیا۔ حتیٰ کہ اس قدر قریب تر ہو گیا کہ سطح سے پھوٹ نکلا۔ زرعی زمین کی اسی حالت کو آب زدگی یا سیم کہتے ہیں۔ اس قسم کی آب زدہ یا سیم والی زمین میں کوئی فصل پنپ نہیں سکتی پودے کی جڑوں کو نمی اور ہوا کی ضرورت ہوتی ہے جو پانی کی زیادتی کے باعث پودے کو حاصل نہیں ہو سکتی اور اکثر حالات میں بیج پھوٹنے سے پہلے ہی گل سڑ جاتا ہے۔ زمین کے عارضہ کا یہ پہلا درجہ ہے۔

جس وقت زیرِ زمین پانی بالکل سطحِ زمین کے قریب تر آ جاتا ہے تو تمازتِ آفتاب سے عملِ تبخیر شروع ہوتا ہے سیم کا پانی بخارات بن کر اُڑنا شروع ہوتا ہے اور ایک عرصہ میں یہ تمام پانی خشک ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ لایا ہوا زیرِ زمینی نمک زمین کی سطح پر ظاہر ہوتا ہے یہ زمین میں زندگی اور شادابی کے ختم ہو جانے کی علامت ہے۔ اس کے ظہور کے بعد اس مردہ اور بانجھ دھرتی سے بارآوری کی تمام امیدیں منقطع ہو جاتی ہیں۔ اسی شور زدہ زمین کے متعلق سعدی شیرازی علیہ الرحمتہ نے کہا ہے ؎

زمینِ شور سنبل بر نیارد

سنبل کیا زمین شور سے کچھ بھی تو پیدا نہیں ہوتا رفتہ رفتہ اس میں پھوئیں اور دراڑیں پڑ جاتی ہیں جیسے کسی بے جان جسم کی جلد خشک ہو کر تڑخ جاتی ہے کیا عجب یہی زمین چند در چند صدیاں گزرنے پر لق و دق صحرا میں بدل جاتی ہو۔ جہاں کی میلوں کی مسافت پر پانی نظر نہیں آتا اور ببول کے نوکیلے خار مسافروں کے آبلہ زدہ پیروں کو چھلنی کر دیتے ہیں۔ (باقی)

تلاش گمشدہ

میرا بچہ عزیز بشارت احمد جو ۶ر اکتوبر سے گم ہے ابھی تک نہیں مل سکا۔ تمام جماعتوں اور مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلے میں ہر ممکن کوشش کریں۔ مقامی ادارہ جات خدمت خلق سے بھی مدد لیں اور مقامی یتیم خانوں سے بھی پتہ کریں۔

حلیہ:۔ بچہ گونگا اور بہرہ ہے۔ عمر تقریباً نو برس۔ رنگ گندمی نکھرا اور چارخانہ قمیص پہنے ہوئے ہے۔ ربوہ۔ برف۔ بوتل وغیرہ الفاظ اگر لکھے جائیں تو پڑھ سکتا ہے۔

(خاکسار محمد عبداللہ تاجر برتن۔ غلہ منڈی ربوہ)

پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ میں سائنسی اور ثقافتی تعاون کا معاہدہ

فیلڈ مارشل ایوب اور صدر ناصر کی بات چیت کا دوسرا دور شروع ہو گیا

قاہرہ ۷ نومبر۔ کل تیسرے پہر قاہرہ میں پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ نے سائنسی اور ثقافتی تعاون کے سمجھوتے پر دستخط کر دیئے۔ دونوں ملکوں نے سات سال پیشتر اسی مہینے ایک ثقافتی معاہدے پر دستخط کئے تھے۔ کل کے معاہدے کی غرض و غائت اس معاہدے پر عمل درآمد کرنا ہے

اخباری نمائندوں نے قاہرہ سے جو اطلاعات بھیجی ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ اس معاہدے پر پاکستان کی طرف سے مسٹر حبیب الرحمٰن وزیر تعلیم اور متحدہ عرب جمہوریہ کی طرف سے کمال الدین حسین وزیر تعلیم نے دستخط کئے ہیں۔

کل تیسرے پہر قاہرہ میں صدر ایوب خان اور صدر ناصر کی بات چیت کا دوسرا دور شروع ہو گیا۔ اس بات چیت کا خاص موضوع عالم اسلام تھا۔ بات چیت کا پہلا دور پرسوں شام ختم ہو گیا تھا۔ کل کی گفت و شنید میں بھی پرسوں کی طرح مسٹر حبیب الرحمٰن وزیر تعلیم۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر اکرام اللہ اور متحدہ عرب جمہوریہ میں پاکستانی سفیر خواجہ شہاب الدین نے صدر پاکستان کی امداد کی اسی طرح صدر ناصر کی امداد کے لئے ڈاکٹر محمود فوزی وزیر خارجہ صدارتی امور کے وزیر ونگ کمانڈر علی صابری صدر پاکستان کے میزبان وزیر حسین شفیع اور پاکستان میں متعین متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر طٰہٰ فتح الدین موجود تھے۔ ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ کل ایسے مسائل زیر بحث لائے گئے جن کا تعلق خاص طور پر عرب ملکوں سے ہے۔

ریڈیو پاکستان کے نمائندے کی اطلاع کے مطابق قاہرہ میں صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا جس طرح پرتپاک خیر مقدم کیا گیا ہے۔ صدر پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر میں جس دوستانہ فضا میں تبادلہ خیالات ہوا ہے اس سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ دونوں ملکوں میں دوستی کی فضا زیادہ سازگار ہو گئی ہے اسی نمائندے کے بیان کے مطابق جب سے صدر محمد ایوب خان نے مسٹر حبیب الرحمٰن وزیر تعلیم کو خاص ایلچی بنا کر متحدہ عرب جمہوریہ بھیجا ہے دونوں ملک ایک دوسرے کے بہت قریب آ گئے ہیں۔ نمائندے نے صدر ناصر کی اس تقریر کو بڑی اہمیت دی ہے۔ جو انہوں نے پرسوں رات صدر پاکستان کے اعزاز میں اپنی طرف سے دیئے گئے ڈنر میں کی تھی۔ صدر ناصر نے اس موقع پر کہا اب ہر ملک دوسرے ملک کی پالیسی اور اسکے عزائم سے نہایت اچھی طرح آگاہ ہو چکا ہے آپ نے کہا دو ملکوں کی حقیقی دوستی کے لئے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ دونوں ملکوں کی خارجی پالیسی بالکل یکساں ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں ملکوں کے روحانی اور مذہبی رشتے مضبوط دوستی کیلئے بہت بڑی بنیاد ثابت ہوتے ہیں۔

صدر محمد ایوب خان نے صدر ناصر کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ جن ملکوں کے رشتے مذہب بالخصوص اسلام کی بنا پر منسلک ہوں ان میں اختلافات پیدا ہونے کا امکان نہیں کیونکہ اسلام خود جھگڑے مٹانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ آپ نے کہا جہاں تک اہم مسائل کا تعلق ہے دونوں کو ان پر پوری طرح اتفاق رائے ہے پاکستان بار بار اس امر کا اعلان کر چکا ہے کہ فلسطین کے بارے میں اسکی پالیسی اور عرب ملکوں کی پالیسی میں ذرہ بھر اختلاف نہیں اس سلسلے میں پاکستان کا خیال بالکل وہی ہے جو عرب ملکوں کا ہے۔ پاکستان ہمیشہ اس امر پر زور دیتا رہا ہے اور آئندہ بھی دیتا رہے گا۔ کہ مسئلہ فلسطین کو اقوام متحدہ اور بنڈونگ کانفرنس کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔ صدر ایوب نے کہا پاکستان اقوام متحدہ اور اقوام متحدہ سے باہر بھی مسئلہ فلسطین کے بارے میں عرب ملکوں کی حمایت کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ اسی طرح پاکستان نے ہمیشہ الجزائری وطن پرستوں کی مدد کی ہے

"جب تک ضروری ہوا طوفان زدہ ملکوں کو امداد ملتی رہے گی"

عوام میں دہشت پھیلانے والوں کو جنرل اعظم کا سخت انتباہ

ڈھاکہ ۷ نومبر لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان نے کہا کہ حکومت طوفان زدہ لوگوں کے لئے اسی وقت تک امداد فراہم کرتی رہے گی جب تک وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل نہیں ہو جاتے آپ نے کہا انشاء اللہ وہ جلد اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں گے۔

جنرل محمد اعظم خاں طوفان زدہ علاقوں کا چار روزہ دورہ کرنے کے بعد کل صبح ٹرین کے ذریعے ڈھاکہ واپس آ کر ریلوے سٹیشن پر اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے آپ نے کہا ساحلی علاقوں میں عوام کا کاروبار اچھی خاصی رفتار کے ساتھ بحال ہو رہا ہے ٹیلیفون ٹیلیگراف کا سلسلہ پھر قائم ہو گیا ہے بجلی کا انتظام بحال ہو گیا ہے اور ضروری اشیاء کی فراہمی پھر شروع ہو گئی ہے آپ نے کہا بعض علاقوں میں ہوائی جہازوں کے ذریعے بھی ضروری اشیاء پھینکی جا رہی ہیں آپ نے کہا یہ طیارے چار یا پانچ دفعہ روزانہ ضروری اشیاء گراتے ہیں اور یہ سلسلہ ہفتہ عشرہ بلکہ بشرط ضرورت اسکے چند دن بعد تک جاری رکھا جائے گا۔

جنرل اعظم خان نے چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کو متنبہ کیا کہ اگر انہوں نے طوفان زدہ لوگوں سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی تو حکومت انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ آپ نے کہا اگر میں نے کسی شخص کو چور بازاری کرتے دیکھ لیا تو میں اسے اسکے کنبے سمیت جہنم پہنچانے سے کبھی دریغ نہیں کروں گا۔ آپ نے کہا خدا کا فضل ہے ملک میں سب کچھ موجود ہے اگر ایسے حالات میں کسی نے دہشت پیدا کرنے کی کوشش کی تو میں خود اسکے گھر پہنچوں گا اور عوام کو اس کی تکہ بوٹی کرنے کی اجازت دے دوں گا۔

درخواست دعا۔ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب نائب ناظر بیت المال کی اہلیہ بہت بیمار ہیں اور آج کل مشن ہسپتال لائلپور میں داخل ہیں۔ احباب کرام خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انکی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا:۔ مورخہ ۱۲ نومبر ۶۰ء کو میرے خالو جان ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب کراؤن بس پر لاہور جا رہے تھے کہ اچانک راستے میں بس الٹ گئی جسکی وجہ سے انہیں بھی ٹانگوں پر چوٹیں آئیں۔

احباب جماعت سے انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

منصور احمد ظفر ساکن احمد نگر ضلع جھنگ